شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

ارشاد نبوی ﷺ کی توہین پر صحابہ کرامؓ کا ردعمل

حضرت عبداللہ ابن المغفلؓ (المتوفی ۵۷ھ) نے ایک شخص کو جوان کا اپنا بھتیجا تھا (ابن ماجہ ص ۳)، دیکھا کہ وہ ایک انگلی پر سنگ ریزہ رکھ کر دوسری انگلی کی مدد سے پھینک رہا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن زخمی ہوتا ہے لیکن اس سے دانت ٹوٹ سکتے ہیں اور آنکھ زخمی ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ وہ شخص پھر اسی کارروائی میں مصروف ہے۔ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے فرمایا کہ میں نے تجھے آنحضرت ﷺ کی حدیث سنائی ہے کہ آپ نے اس طرح سنگ ریزے پھینکنے سے منع فرمایا اور تو پھر وہی کام کر رہا ہے۔ میں تجھ سے اتنا اور اتنا زمانہ کلام نہیں کروں گا۔ (بخاری ج ۲ ص ۸۲۳۔ دارمی ص ۶۳) اور یہ روایت مسلم ج ۲ ص ۱۵۲، ابن ماجہ ص ۲۴۰ اور مستدرک ج ۴ ص ۲۸۳ میں بھی ہے اور اس میں ہے کہ بخدا، میں تیرے ساتھ کبھی گفتگو نہیں کروں گا اور ایسا ہی ایک واقعہ حضرت ابن عمرؓ سے پیش آیا اور انہوں نے حدیث سنانے کے بعد اور اس شخص کے اس پر عمل نہ کرنے کے بعد فرمایا کہ بخدا میں تجھ سے کبھی گفتگو نہیں کروں گا۔ (مستدرک حاکم ج ۴ ص ۲۸۳)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے ایک موقع پر فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں جب تم سے اجازت طلب کر کے مسجد جائیں اور (وعظ ونصیحت کے طور پر) اپنا حصہ لینا چاہتی ہوں تو تم ان کو نہ روکو۔ اس پر حضرت ابن عمرؓ کے فرزند حضرت بلالؒ نے کہا کہ بخدا ہم تو ضرور ان کو روکیں گے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے تجھ سے آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کی ہے اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں روکیں گے۔ حضرت ابن عمرؓ نے ان کو اتنا برا کہا کہ کبھی نہیں کہا تھا۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۸۳۔ دارمی ص ۶۳۔ ترمذی ج ۱ ص ۴۷۔ ابوعوانہ ج ۲ ص ۵۷) ابوداؤد طیالسی ص ۲۵۷ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے اس کو تھپڑ بھی رسید کیا۔ معرفت علوم الحدیث ص ۱۸۲ اور جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۹۵ کی روایت میں ہے کہ تین مرتبہ فرمایا کہ تجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ معرفت علوم الحدیث کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ صدمے کی وجہ سے رو پڑے اور غصہ میں آ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور تفصیلی روایت میں موجود ہے کہ حضرت ابن عمرؓ اپنے اس بیٹے سے تادم زیست نہیں بولے۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۶۷ وقال رواہ احمدؒ)